امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

رسالہ نمبر 27

فیضانِ جمعہ

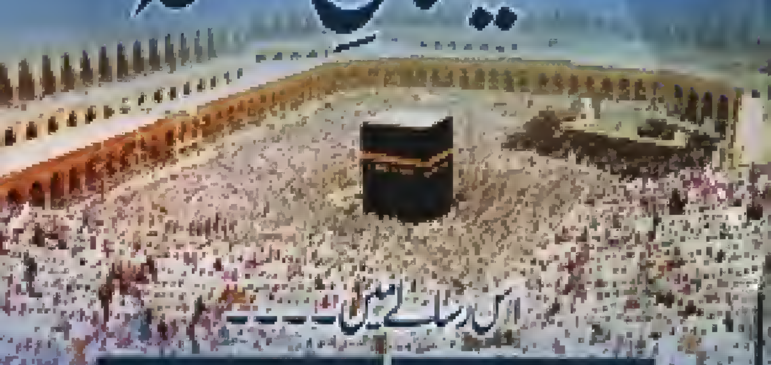

اس رسالے میں ۔۔۔۔

- دس دن تک بلاؤں سے حفاظت۔
- 200 سال کی عبادت کا ثواب۔
- غسلِ جمعہ کا وقت۔
- غریبوں کا حج۔
- روحیں جمع ہوتی ہیں۔
- پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار ناجائز
- دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب۔

مکتبۃ المدینہ
4921389-90-91
2201479 ، 2314045-2203311
Email: maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ جُمعہ

جُمعہ کو دُرود شریف پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہاں محبوبِ رحمٰن عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے، ''جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔'' (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۶ حدیث ۲۲۳۸ طبعة دار الکتب العلمیه بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے ہمیں جُمعة المبارک کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدرے جُمعہ شریف کو بھی عام دِنوں کی طرح غفلت سے گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمعہ یومِ عید ہے، جُمعہ کے روز جہنّم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی جُمعہ کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، جُمعہ کو بروزِ قیامت دُلہن کی طرح اُٹھایا جائیگا، جُمعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا ہے اور عذابِ قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مُفسرِ شہیر حکیم الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان کے فرمان کے مطابق ''جُمعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے، جُمعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گُنا ہے۔ (مُلخصاً مرآة ج ۲ ص ۳۲۵،۳۲۳) (چونکہ اس کا شرف بہت زیادہ ہے لہٰذا) جُمعہ کے روز گناہ کا عذاب (بھی) ستّر گُناہ ہے۔ (ایضاً ص ۳۳۶)

جُمعة المبارک کے فضائل کے تو کیا کہنے۔ اللہ عزّوجلّ نے جُمعہ کے نام کی اک پوری سورت، سورۃُ الجمعه نازل فرمائی ہے جو کہ قرآنِ کریم کے ۲۸ ویں پارے میں جگمگا رہی ہے اللہ تبارک وتعالی سورۃُ الجمعه کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ

وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پ ۲۸ الجُمُعة ۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جُمعہ کے دن تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پہلا جُمُعہ کب ادا فرمایا

صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جب ہجرت کر کے مدینۂ طیِّبہ تشریف لائے تو بارہ ربیع الاوّل روزِ دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وَقت مقامِ قُباء میں اِقامت فرمائی۔ دوشنبہ (پیر شریف) سہ شنبہ (منگل) چہار شنبہ (بدھ) پنجشنبہ (جُمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بُنیاد رکھی، روزِ جُمُعہ مدینہ طیبہ کا عَزم فرمایا، بنی سالم ابنِ عوف کے بَطْن وادی میں جُمُعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجِد بنایا۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے وہاں جُمُعہ ادا فرمایا۔

(خزائنُ العرفان ص ٦٦٧ لاہور)

اَلحمدُلِلّٰہ عزوجل آج بھی اُس جگہ پر شاندار مَسجِدِ جُمُعہ قائم ہے اور زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے اُس کی زِیارت کرتے اور وہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔ اَلحمدُلِلّٰہ عزوجل مجھ گنہگار (سگِ مدینہ) کو بھی چند بار اُس مسجِد شریف کی زِیارت نصیب ہوئی ہے۔

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شَرَف تھا لیکن　　　　کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

جُمُعہ کے معنیٰ

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، چونکہ اس دِن تمام مخلوقات وُجُود میں مُجتَمَعْ (اکٹھی) ہوئی کہ تکمیلِ خَلق اِسی دن ہوئی نیز حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مٹی اسی دن جمع ہوئی نیز اس دِن میں لوگ جمع ہوتے ہیں نیز اس دن میں لوگ جمع ہو کر نمازِ جُمُعہ ادا کرتے ہیں۔ ان وُجُوہ سے اِسے جُمُعہ کہتے ہیں۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اسے عروبہ کہتے تھے۔ (مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۱۷)

سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کل کتنے جُمُعے ادا فرمائے؟

نبی کریم، رؤف رّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقریباً پانچ سو جُمُعے پڑھے ہیں اِس لئے کہ جُمُعہ بعدِ ہجرت شُروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ میں جمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔ (مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۴۶)

دل پر مُہر

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو شخص تین جُمُعہ (کی نماز) سُستی کے سبب چھوڑ دے اللہ عزوجل اس کے دِل پر مُہر کر دیگا۔'' (المستدرک ج ۱، ص ۵۸۹ حدیث ۱۱۲۰، دار المعرفۃ بیروت)

جُمُعہ فرض عین ہے اوراس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مُؤکِّد (یعنی تاکیدی) ہے اوراس کا منکِر کافر ہے۔ (دُرِ مُختار مَعَ رَدُّ المُحتار ج ۳ ص ۳)

جُمُعہ کے عمامے کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِرشادِ رَحمت بنیاد ہے، ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فِرِشتے جُمُعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں۔'' (مجمعُ الزوائد ج ۲ ص ۳۹۴ حدیث ۳۰۷۵ دار الفکر بیروت)

شفا داخل ہوتی ہے

حضرتِ حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والِد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، ''جو شخص جُمُعہ کے دِن اپنے ناخن کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بیماری نکال کر شِفاء داخل کر دیتا ہے۔'' (مصنّف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۶۵ دار الفکر بیروت)

دس دن تک بلاؤں سے حِفاظت

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولیٰنا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''حدیثِ پاک میں ہے، جو جُمُعہ کے روز ناخن تَرشوائے اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے مَحفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ (تذکرۃُ المَوضُوعات لابن القسیرانی، حدیث پاک ۸۶۵، السلفیۃ بیروت) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخن ترشوائے تو رَحمت آئیگی گُناہ جائیں گے۔ (تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ ج ۲ ص ۲۶۹، دار الکتب العلمیہ بیروت، بہار شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۹۵ مینتہ المرشد بریلی شریف) حجامت بنوانا اور ناخن تَرشوانا جُمُعہ کے بعد افضل ہے۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّ المُحتار ج ۹ ص ۵۸۱ ملتان)

رِزق میں تنگی کا سبب

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ مولیٰنا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جُمُعہ کے دِن ناخن ترشوانا مُستحب ہے ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیِ رِزق کا سبب ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۹۵ مینتہ المرشد بریلی شریف)

فرشتے خوش نصیبوں کا نام لکھتے ہیں

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے، ''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اُونٹ صَدَقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مِثل ہے جو مینڈھا صَدقہ کرے پھر اس کی مِثل ہے جو مُرغی صَدَقہ کرے، پھر اس کی مِثل ہے جو ایک اَنڈا صَدَقہ کرے اور جب امام (خُطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اَعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خُطبہ سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۱۶۷)

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں، بعض عُلَماء نے فرمایا کہ ملائکہ جُمعہ کی طُلُوعِ فَجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سورج ڈھلنے سے شُروع ہوتے ہیں کیونکہ اُسی وقت سے وقتِ جُمعہ شروع ہوجاتا ہے، معلوم ہوا کہ فرشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اوّلاً سو آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اوّل ہیں۔ (مراۃ ص ۲ ص ۳۳۵)

پہلی صَدی میں جُمُعہ کا جذبہ

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''پہلی صَدی میں سَحَری کے وقت اور فَجر کے بعد راستوں کو لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا جاتا تھا وہ چراغ لیے ہوئے (نمازِ جُمعہ کیلئے) جامِع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، حتّٰی کہ یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بدعت ظاہر ہوئی وہ جامع مسجد کی طرف جلدی جانے کو چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حَیاء نہیں آئی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صُبح سویرے جاتے ہیں نیز طلبگارانِ دُنیا خرید و فروخت اور حُصولِ نَفعِ دُنیوی کیلئے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے!'' (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲۴۶، دار صادر بیروت)

غریبوں کا حج

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ سرکارِ نامدار، باِذنِ پروَرْدگار دوعالم کے مالِک ومُختار، شہنشاہِ اَبرار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْنَ وَ فِیْ رِوَایَۃِ الْفُقَرَاءِ یعنی جُمُعَہ کی نماز مساکین کا حج ہے اور دوسری رِوایت میں ہے کہ جُمُعَہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔'' (کنزالعمال ج ۷ ص ۲۹۰ حدیث ۲۱۰۲۸،۲۱۰۲۷ دارلکتب العلمیہ بیروت)

جُمُعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا، ''بلاشُبہ تمھارے لیے ہر جُمُعہ کے دِن ایک حج اور ایک عُمرہ موجود ہے، لہٰذا جُمُعَہ کی نماز کے لیے جلدی نکلنا حج ہے اور جُمُعَہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے اِنتِظار کرنا عمرہ ہے۔'' (السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث ۵۹۸۰، ج ۳ ص ۳۴۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حجّ و عُمرہ کا ثواب

حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''(نمازِ جُمُعہ کے بعد) عصر کی نماز پڑھنے تک مسجد ہی میں رہے اور اگر نمازِ مغرِب تک ٹھہرے تو افضل ہے، کہا جاتا ہے کہ جس نے جامِع مسجِد میں (جُمُعہ ادا کرنے کے بعد وہیں رُک کر) نمازِ عَصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وہیں رُک کر) مغرِب کی نماز پڑھی اس کے لئے حج اور عُمرے کا ثواب ہے۔'' (احیاالعلوم، ج ۱، ص ۲۴۹، دار صادر بیروت) جہاں جُمُعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو جامِع مسجد بولتے ہیں۔

سب دنوں کا سردار

سرکارِ مدینہ، رَاحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جُمُعَہ کا دِن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک عیدُالاَضحٰی اور عیدُالفِطْر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ نے اِسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور (۲) اِسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا اور (۳) اِسی میں اُنھیں وفات دی اور (۴) اُس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اُسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور (۵) اُسی دِن میں قِیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقرّب فِرِشتہ وآسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جُمُعَہ کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۸ حدیث ۱۰۸۴ دار لامعرفۃ بیروت)

ایک اور رِوایت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے دِن صُبح کے وَقت آفتاب نکلنے تک قِیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جِنّ کے۔ (موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۱۵ حدیث ۲۴۲ دار المعرفۃ بیروت)

دُعا قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عنایت نشان ہے، ''جُمُعَہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اللہ عزوجل سے کچھ مانگے تو اللہ عزوجل اُس کو ضرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔'' (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۱)

عصر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو

حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ پُر سُرور ہے، ''جُـمُـعَـہ کے دِن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عَصر کے بعد سے غُروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۰ حدیث ۴۸۹ دار الفکر بیروت)

صاحِب بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرتِ صَـدرُ الشَّـریعہ مولیٰنا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، قبولیتِ دعاء کی ساعتوں کے بارے میں دوقول قوی ہیں (۱) امام کے خُطبہ کیلئے بیٹھنے سے خَتمِ نماز تک (۲) جُمُعہ کی پچھلی ساعت۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

قَبولیّت کی گھڑی کون سی ؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں، ہر رات میں روزانہ قُبولیّت دعا کی ساعت آتی ہے مگر دِنوں میں صِرف جُمُعہ کے دِن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالِب یہ ہے کہ دو خُطبوں کے درمیان یا مغرِب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مفتی صاحِب فرماتے ہیں، ایک ساعت کے متعلِّق عُلماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زیادہ قوی ہیں، ایک دو خُطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وَقت کا۔

حکـایـت: حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُس وَقت خود حُجرے میں بیٹھتی اور اپنی خادِمہ فِضّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہَر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیِّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ہاتھ دُعا کیلئے اُٹھاتی۔

بہتر یہ ہے کہ اِس ساعت میں (کوئی) جامِع دعا مانگے جیسے یہ قرانی دعاء: ربنا اتنا فی الدنیا حسنتہ وً فی الاخرۃ حسنۃ وً قنا عذاب النار ترجَمَہ کنزُالایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (پ ۲، البقرہ ۲۰۱)، (مُلَخصًا مراۃ ج ۲ ص ۳۱۹ تا ۳۲۳) دُعا کی نیت سے دُرود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں دُرود پاک بھی عظیم الشان دُعاء ہے۔ اَفضل یہ ہے کہ دونوں خُطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اُٹھائے بلا زَبان ہلائے دِل میں دُعاء مانگی جائے۔

ہر جُمُعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ رحمت بُنیاد ہے، جُـمُـعَـہ کے دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنّم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنّم واجِب ہوگیا تھا۔ (مسـنـد ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۲۳۵ حـدیـث ۳۴۲۱ دار کتب العلمیہ بیروت)

عذاب قبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا، جو روزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئیگا کہ اُس پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔

(حلیة الاولیاء ج ۳ ص ۱۸۱ حدیث ۳۶۹ دار الکتب العلمیه بیروت)

جُمُعہ تا جُمُعہ گناھوں کی مُعافی

حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص جُمُعہ کے دِن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی اِستطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نَماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نَماز اُس کے لئے لکھی گی ہے پڑھے اور امام جب خُطبہ پڑھے تو چُپ رہے اُس کے لئے اُن گناھوں کی، جو اِس جُمعہ اور دوسرے جُمعہ کے درمیان ہیں مغفِرت ہو جائیگی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۱)

دو سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا صِدّیق اکبر و حضرتِ سیِّدُنا عِمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما رِوایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا، "جو جُمعہ کے دِن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دوسری رِوایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۳۳۹۷، ج ۲ ص ۳۱۴ دار الکتب العلمیه بیروت) اور جب نَماز سے فارغ ہوتو اُسے دوسو برس کے عمل کا اَجر ملتا ہے۔ (ایضاً حدیث ۲۹۲، ج ۸۱ ص ۱۳۹ دار احیاالتراث العربی بیروت)

مرحوم والدین کو ہر جُمُعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مدنی سرکار، محبوبِ پروَرْدگار عزّوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا، "پیر اور جُمعرات کو اللہ عزّوجل کے حُضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جُمُعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خُوش ہوتے ہیں اور اِن کے چہروں کی صفائی وتابِش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے وفات پائے والوں کو اپنے گناھوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔ (نوادر الاصول للترمذی ص ۲۱۳، دار صادر بیروت)

جُمُعہ کے پانچ خُصُوصی اَعمال

حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے، "پانچ چیزیں جو ایک دِن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو جنّتی لکھ دے گا (۱) جو مریض کی عِیادت کو جائے (۲) نَمازِ جنازہ میں حاضر ہو (۳) روزہ رکھے، (۴) (نَمازِ) جُمُعہ کو جائے اور (۵) غلام آزاد کرے"۔ (صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۹۱ حدیث ۲۷۷۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جنّت واجِب ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سلطانِ دوجہاں، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جس نے جُمُعَہ کی نَماز پڑھی اُس دِن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عِیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نِکاح میں شرکت کی تو جنّت اس کے لیے واجِب ہوگئی۔ (المعجم الکبیر، ج ۸ ص ۱۹۷ حدیث ۷۴۸۴ دار احیاء التراث بیروت)

صِرف جُمُعہ کا روزہ نہ رکھئے

خُصُوصِیَّت کے ساتھ تنہا جُمُعَہ یا صِرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنزِیہی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعَہ یا ہفتہ آگیا تو کراہت نہیں۔ مثلاً ۱۵ شَعبانُ المُعظّم، ۲۷ رَجَبُ المُرَجَّب وغیرہ۔ فرمانِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جُمُعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔ (اَلتَّرغِیب وَ التَّرهِیب ج ۲ ص ۲۶)

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، روزۂ جُمُعَہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ (یعنی جُمعرات کا) یا شنبہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامل ہو، مروی ہوا، دس ہزار برس کے روزہ کے برابر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۰ ص ۶۵۳)

جُمُعہ کا ماں باپ کی قَبر پر حاضری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ خُوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبر پر ہر جُمُعَہ کے دِن زِیارت کو حاضر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بَخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اَچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوادر الاصول للترمذی، ص ۹۴ دار صادر بیروت)

قَبرِ والِدَین پر یاسین پڑھنے کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا، جو شخص روزِ جُمُعہ اپنے والِدَین یا ایک کی قَبر کی زِیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (الکامل لابن عدی ج ۵ ص ۱۸۰۱ دار الفکر بیروت)

تین ہزار مغفرتیں

سلطانِ حرمین، رحمتِ کونین، نانائے حسنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ باعثِ چین ہے، جو ہر جُمُعَہ والدین یا ایک کی زیارتِ قبر کرکے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین (شریف) میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۱۰ ص ۳۶۳ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُمُعَہ شریف کو فوت شدہ والدین یا ان میں سے ایک کی قبر پر حاضر ہوکر یاسین پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے الحمدللہ عزوجل یاسین شریف میں ۵ رکوع ۸۳ آیات ۷۲۹ کلمات اور ۳۰۰۰ حروف ہیں اگر عِندَ اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے نزدیک) یہ گنتی دُرست ہے ان شاء اللہ عزوجل تین ہزار مغفرتوں کا ثواب ملے گا۔

رُوحیں جمع ہوتی ہیں

جُمُعَہ کے دِن یا (جمعرات وجُمعہ کی درمیانی) رات میں جو یاسین شریف پڑھے اس کی مغفرت ہوجائیگی۔ جُمُعَہ کے دِن رُوحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا اِس میں زیارتِ قبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۱۰۳ مدینتہ المرشد بریلی شریف)

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''زیارتِ (قبور) کا افضل وقت روزِ جُمعہ بعدِ نمازِ صبح ہے۔''

سُورَۃُ الْکَہف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، نبی رحمت، شفیعِ اُمت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلّی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باعظمت ہے، ''جو شخص جُمعہ کے روز سُورَۃُ الکَہف پڑھے اُس کے قدم سے آسمان تک نُور بلند ہوگا جو قیامت کو اس لیے روشن ہوگا اور دو جُمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۱ ص ۲۹۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

دونوں جُمعہ کے درمیان نُور

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان نورٌ علیٰ نور ہے، ''جو شخص بروزِ جُمعہ سُورۃُ الکَہف پڑھے اس کے لیے دونوں جُمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔'' (اَلتَّرغِیبُ وَ التَّرہِیبُ ج ۱ ص ۲۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت)

کعبہ تک نور

ایک رِوایت میں ہے، ''جو سورۃُ الکہف شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لئے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔'' (سنن الدارمی ج ۲ ص ۵۴۶ حدیث ۳۴۰۷ کراتشی)

سورۂ حٰمٓ الدُّخان کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضُورِ سراپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غَیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جو شخص بروزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ سورۂ حٰمٓ الدُّخان پڑھے اس کے لئے اللہ عزّوجلّ جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۸۰۲۶ ج ۸ ص ۲۶۴ داراحیاء التراث بیروت)

ایک رِوایت ہے کہ اس کی مغفِرت ہوجائے گی۔ (جامع ترمذی ج ۴ ص ۴۰۷ حدیث ۲۸۹۸ دارلفکر بیروت)

ستّر ہزار فرشتوں کا اِستغفار

اِمامُ الْا نصارِ وَ الْمہاجِرین، مُحِبُّ الفقراءِ و المساکین جناب رحمَۃ لِّلعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے، ''جو شخص شبِ جُمعہ کو سورۂ حٰمٓ الدُّخان پڑھے اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے اِستِغفار کریں گے۔''

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۴۰۶ حدیث ۲۸۹۷ دار الفکر بیروت)

سارے گناہ مُعاف

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، ''جو شخص جُمعہ کے دِن نَمازِ فجر سے پہلے تین بار اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زِیادہ ہوں۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۳۸۰ حدیث ۳۰۱۹ دار الفکر بیروت)

نمازِ جُمُعہ کے بعد

اللہ تبارَک وَتعالیٰ پارہ ۲۸ سورۃُ الجُمُعہ کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فاِذا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمۂ کنز الایمان : پھر جب نمازِ (جمعہ) ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ عزوجل کا فضل تلاش کرو

اور اللہ عزوجل کو بہت یاد کرو اس اُمّید پر کہ فَلاح پاؤ۔ (پ۲۸، الجمعہ ۱۰)

صدرُالا فاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیت کے تحت تفسیر خزائنُ العِرفان میں فرماتے ہیں، اب (یعنی نمازِ جُمُعہ کے بعد) تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلَبِ علم یا عِیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء یا اس کے مثل کاموں میں مشغول ہوکر نیکیاں حاصل کرو۔

مجلسِ علم میں شرکت

نمازِ جُمُعہ کے بعد مجلسِ علم میں شرکت کرنا مُستَحَب ہے۔ (تفسیر مظہری ج ۹ ص ۲۱۸ لاھور) چُنانچِہ حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اِس آیت میں (فَقَط) خرید و فروخت اور کسبِ دُنیا مُراد نہیں بلکہ طلَبِ علم، بھائیوں کی زیارت، بیماروں کی عِیادت، جنازہ کے ساتھ جانا اور اِس طرح کے کام ہیں۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۱۹۱ انتشارات گنجینہ :تھران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ادائیگیٔ جُمُعہ واجِب ہونے کے لئے گیارہ شَرطیں ان میں سے ایک بھی مَعدُوم (کم) ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا ہو جائے گا بلکہ مردِ عاقِل بالغ کے لئے جُمُعہ پڑھنا افضل ہے۔ نابالغ نے جُمُعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔ (درمختار مع المحتار ج۳ ص ۲۶ تا ۲۹)

''یا غوثَ الاَعظم'' کے گیارہ حُروف کی نسبت سے

ادائیگیٔ جُمُعہ فرض ہونے کی گیارہ شرائط

(۱) شہر میں مُقیم ہونا (۲) صحت یعنی مریض پر جُمُعہ فرض نہیں مریض سے مُراد وہ ہے کہ مسجدِ جُمُعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے (۳) آزاد ہونا، غلام پر جُمُعہ فرض نہیں اور اُس کا آقا منع کرسکتا ہے (۴) مَرد ہونا (۵) بالغ ہونا (۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شَرطیں خاص جُمُعہ کے لئے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وُجوب میں عَقل و بُلُوغ شرط ہے (۷) انکھیارا ہونا (۸) چلنے پر قادِر ہونا (۹) قید میں نہ ہونا (۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) مینہ یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قدر کہ ان سے نقصان

کا خوفِ صحیح ہو۔ (ایضاً) جن پر نَماز فَرض ہے مگر کسی شَرعی عُذر کے سبب جُمعہ فرض نہیں، اُن کو جُمعہ کے روز ظُہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

جُمُعه کی سنّتیں

نَمازِ جُمُعہ کے لئے اوّل وَقت میں جانا، مِسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستَحَب ہے اور غُسل سنّت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹)

غُسلِ جُمُعه کا وَقت

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، بعض عُلَمائے کرام رَحمہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غُسلِ جُمعہ نَماز کیلئے مَسنون ہے نہ کہ جُمُعہ کے دِن کیلئے۔ جن پر جُمعہ کی نَماز نہیں اُن کیلئے یہ غُسل سنّت نہیں، بعض عُلَمائے کرام رَحمہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جُمعہ کا غُسل نَمازِ جُمعہ سے قریب کرو حتّٰی کہ اس کے وُضُو سے جُمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غُسلِ جُمعہ کا وَقت طُلُوعِ فَجر سے شُروع ہو جاتا ہے۔ (مِـراٰۃ ص ۳۳۴) معلوم ہوا عورت اور مسافر وغیرہ جن پر جُمعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غُسلِ جُمعہ بھی سنّت نہیں۔

غسلِ جُمُعه سنَّت غیر مُؤَکَّده هے

حضرتِ علّامہ ابنِ عابِدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، نمازِ جُمعہ کیلئے غُسل کرنا سُنَنِ زَوائِد سے ہے اِس کے تَرک پر عِتاب (یعنی ملامت) نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۸)

خُطبه میں قریب رَهنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُندَب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ''حاضِر رہو خُطبہ کے وَقت اور امام سے قریب رہو اِس لئے کہ آدمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدر جنّت میں پیچھے رہے گا اگرچِہ وہ (یعنی مسلمان) جنّت میں داخِل ضَرور ہوگا۔ (ابوداوٗد ج ۱ ص ۴۱۰ حدیث ۱۱۰۸ دار احیاء التراث العربی بیروت)

تو جُمُعَه کا ثواب نهیں ملے گا

جو جُمُعہ کے دِن کلام کرے جبکہ امام خُطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو بوجھ اُٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ ''چپ رہو'' تو اُسے جُمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔ (مسندِ امام احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۲۹۴ حدیث ۲۰۳۳)

چُپ چاپ خُطبہ سُننا فرض ہے

جو چیزیں نَماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام وجواب وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ نیکی کی دعوت دینا بھی۔ ہاں خطیب نیکی کی دعوت دے سکتا ہے۔ جب خُطبہ پڑھے، تو تمام حاضِرین پر سننا اور چُپ رَہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خُطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چُپ رَہنا واجِب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کرسکتے ہیں زَبان سے ناجائز ہے۔

(درمختار مع ردالمختار ج ۳ ص ۳۵، ۳۶)

خُطبہ سُننے والا دُرُود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ پاک خطیب نے لیا تو حاضِرین دِل میں دُرُود شریف پڑھیں زَبان سے پڑھنے کی اُس وَقت اجازت نہیں، یونہی صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ذِکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (ایضاً ص ۳۲)

خُطبۂ نکاح سُننا واجِب ہے

خُطبۂ جُمُعَہ کے علاوہ اور خُطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خُطبۂ عیدَین و نِکاح وغیرہُما۔ (درمختار مع رد المختار ج ۳ ص ۳۲)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نمازِ جُمعہ کے لئے جانے کی) کوشِش (شُروع کردینا) واجِب ہے اور بَیع (خرید وفروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سَعْی (کوشش) کے مُنافی ہوں چھوڑ دینا واجِب۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید وفروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید وفروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذانِ جُمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جُمُعَہ فوت ہوجائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جُمعہ کو جائے۔ جُمُعَہ کے لئے اطمینان ووقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، درمختار مع ردالمختار ج ۳ ص ۳۸) آج کل علمِ دِین سے دُوری کا دَور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح خطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کرکے کئی گناھوں کا اِرتکاب کرتے ہیں لہٰذا مَدَنی اِلتجاء ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جُمعہ کو خطیب قبل از اذانِ خُطبہ منبر پر چڑھنے سے پہلے یہ اِعلان کرے:

"بِسمِ اللّٰہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے خُطبہ کے سات مَدَنی پھول

مدینہ ۱ ﴿ حدیثِ پاک میں ہے، ''جس نے جُمُعہ کے دِن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنّم کی طرف پُل بنایا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳ دارالفکر بیروت) اِس کے ایک معنٰی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنّم میں داخِل ہونگے۔

مدینہ ۲ ﴿ خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنّتِ صَحابہ ہے۔ (ملَخص از مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲)

مدینہ ۳ ﴿ بُزرگانِ دِین رحمہم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں، دو زانو بیٹھ کر خُطبہ سنے، پہلے خُطبہ میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو ان شاءَ اللہ عزوجل دو رکعت کا ثواب ملے گا۔ (مراۃ شرح مِشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۳۸)

مدینہ ۴ ﴿ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''خُطبے میں حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نامِ پاک سُن کر دِل میں دُرود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۶۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مدینہ ۵ ﴿ دُرِمختار میں ہے، خُطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سبحٰن اللّٰہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔ (دُرِ مُختار مع رَدُّ المحتار ج ۳ ص ۳۵)

مدینہ ۶ ﴿ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں، بحالتِ خُطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک علمائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شُروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خُطبہ میں کوئی عَمَل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاویٰ رَضویہ ج ۸ ص ۳۳۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مدینہ ۷ ﴿ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ''خطبہ میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔'' (ایضاً)

جُمُعہ کی اِمامت کا اَہم مَسئلہ

ایک بَہُت ضَروری اَمر جس کی طرف عوام کی بالکل توجُّہ نہیں وہ یہ ہے کہ جُمُعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے جس نے چاہا نیا جُمُعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جُمُعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اُس کے نائب کا کام ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فَقِیہ (عالم) سُنّی صَحیحُ العَقیدہ ہو۔ وہ احکامِ شرعِیّہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کا قائم مقام ہے لہٰذا وُہی جُمُعہ قائم کرے، بغیر اُس کی اجازت کے (جُمُعہ) نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطورِ خُود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرّر کر لیں ایسا جمعہ کہیں ثابت نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۹۵ مدینتہ المرشد بریلی شریف)